20757-خاوند کے سگرٹ نوشی ترک کرنے کی شرط رکھی لیکن خاوند نے مخالفت کی

سوال

میں نے پندرہ برس قبل جب عورت کا دین اسلام میں مقام اوراس کے حقوق کا سنا تواسلام قبول کرلیا، میرا سوال یہ ہے کہ :
میں نے اپنی شادی سے قبل خاوند سے سمجھوتہ کیا تھا کہ میں چاہتی ہوں میرا خاوند سگرٹ نوشی نہ کرے، اس نے جواب میں کہا میں کتنی دیر سے سگرٹ چھوڑنے کا سبب تلاش کررہا تھا، اس نے ایک ماہ تک سگرٹ نوشی چھوڑی تومیں نے اس سے شادی کرنے کی موافقت کرلی.
لیکن شادی کے بعد خاص کر رخصتی کی رات مجھے علم ہوا کہ اس نے سگرٹ نوشی ترک نہیں کی، بلکہ مجھے کہنے لگا میں صبر سے کام لوں کیونکہ وہ سگرٹ نوشی چھوڑنے کی کوشش میں ہے، اب پانچ برس بیت چکے ہیں اور ہمارے دو بچے بھی ہیں لیکن اس نے سگرٹ نوشی ترک نہیں کی.
کیا عورت کے لیے جائز ہے کہ اگر خاوند معاہدہ کی خلاف ورزی کرے تو وہ اس کا معاوضہ حاصل کرسکتی ہے یا نہیں، اور اگر مجھے اختیار حاصل ہے تو میں اس دھوکہ کی حالت میں نہیں رہ سکتی کیونکہ اس نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

سوال کرنے والی بہن نے سگرٹ نوشی ترک کرنے کی شرط پوری کرنے پر اس شخص سے شادی کرنے کی موافقت کرکے بہت اچھا کام کیا، اس پر وہ شکریہ کی مستحق اور یہ چیز قابل تعریف ہے.

کیونکہ سگرٹ نوشی بہت گندی اور بری عادت ہے، اور شرعا حرام بھی ہے، اور پھر فطرت سلیمہ کے بھی مخالف ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ صحت کے لیے بھی نقصاندہ ہے، اور سگرٹ نوشی کرنے والے کے ساتھ رہنے والے شخص کے لیے بھی مضر و نقصان کا باعث ہے، یہ تو بالکل اس بھٹی والے شخص کی طرح ہے جس کے پاس بیٹھنے سے یا تو لباس جل جائیگا یا پھر گندی بو اور دھواں آئیگا.

لیکن سوال کرنے والی بہن پر تعجب یہ ہے کہ اس نے سگرٹ نوشی کا انکشاف ہوجانے کے باوجود اتنی مدت تک صبر و تحمل سے کام لیا، اور پانچ برس تک وہ اسے برداشت کرتی رہی اور اس دوران اس کے دو بچے بھی پیدا ہوئے، یہ چیز اس کی رضامندی پر دلالت کرتی ہے، یا پھر اس کے فعل کا اس نے کوئی نوٹس نہیں لیا، یہ تو معلوم ہے کہ اس طرح کے کام پر اتنی مدت تک صبر نہیں ہوسکتا.

نکاح سے قبل عورت جو شرائط اپنے خاوند پر لگاتی ہے اگر بعد میں خاوند انکی مخالفت کرے تو عورت کو اختیار ہے کہ چاہے وہ نکاح فسخ کردے، یا پھر اپنی شرط سے دستبردار ہو کر اپنے نکاح میں اسی کے ساتھ باقی رہے.

عورت کا اپنی شروط سے دستبردار ہونا، یا پھر خاوند کی جانب سے اس شرط کی مخالفت کا علم ہوجانا اور اس مخالفت پر بیوی کا راضی ہونا ان شروط کو ساقط کرنے کا باعث بنتا ہے، اس حالت میں بیوی کو مطالبہ یا نکاح فسخ کرنے کا حق نہیں رہتا.

اس مسئلہ میں ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اگر سوال کرنے والی بہن ایک معقول مدت تک صبر کرتی، یا پھر وہ پہلے دن سے ہی جس دن اس نے سگرٹ نوشی کرتے دیکھا تو وہ اس نکاح میں رہنے سے انکار کردیتی تو اسے نکاح فسخ کرنے کا حق تھا، اور وہ اپنے پورے حقوق حاصل کرسکتی تھی، لیکن اگر خاوند مکمل اور حقیقی طور پر سگرٹ نوشی ترک کردیتا تو پھر نہیں.

لیکن اس نے یہ ساری مدت اس خاوند کے ساتھ بسر کی اور اس دوران اس کے دو بچے بھی پیدا ہوئے اس لیے ہمارے خیال میں اس عورت کو فسخ نکاح کا مطالبہ کرنے کا بھی حق نہیں تو پھر وہ خاوند کی جانب سے معاہدہ کی خلاف ورزی پر معاوضہ کیسے طلب کر سکتی ہے.

اور پھر خاوند کو بھی اللہ کا ڈر اور تقوی اختیار کرنا چاہیے، اسے معلوم ہونا چاہیے کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے وہ کبیرہ گناہ ہے، اور اس کے ساتھ اس نے وعدہ خلافی جیسے گناہ کا اور اضافہ بھی کیا ہے، کہ نکاح میں پائی جانے والی شروط کا پاس نہیں کیا، کیونکہ نکاح کی شروط کی وفا کا سب سے زیادہ حق رکھتی ہیں، اس لیے کہ ان شروط کے ساتھ شرمگاہ حلال کی گئی ہے.

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"سب سے زیادہ وفا کا حق رکھنے والی شروط وہ ہیں جن کے ساتھ تم شرمگاہ کو حلال کرتے ہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2572) صحیح مسلم حدیث نمبر (1418).

واللہ اعلم.